www.KitaboSunnat.com

فکر و نظر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نیک ہو جاؤ! ایک ہو جاؤ!

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا

خدا کی جتنی مخلوق ہے، قدرتی توالد و تناسل کے سوا اور کسی بھی معاملہ میں وہ ایک دوسرے کی محتاج نہیں ہے اور نہ ہی وہ "قدرتی توافق" کے سوا کسی دوسری اختیاری اور شعوری وحدت کا احساس رکھتی ہے ـــــ لیکن انسان کا معاملہ ان سب سے جدا اور مختلف ہے۔ کیونکہ ساری دنیا میں صرف اس کو "مرکزی حیثیت" حاصل ہے، اس کے دوشِ ناتواں پر دونوں جہاں کا بوجھ ہے ـــــ دنیا کی فلاح و بہبود کی ذمہ داری اور اخروی سعادت کے حصول کا فریضہ ـــــ ظاہر ہے یہ دونوں طویل منزلیں اور عظیم مہمیں کسی فردِ واحد کے بس کا روگ نہیں ہیں۔ سارے مل کر اس کو سر کرنے کے لیے سنجیدہ کوشش کریں تو مہم سر ہوگی ورنہ نہیں ـــــ باقی رہی "جوں توں کر کے پار ہونے والی بات؟" سو وہ "ابن آدم" کے مقام و مرتبہ سے فروتر بات ہے، شایانِ شان نہیں ہے۔ اور نہ ہی یوں وہ مطلوبہ مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں جو اس عظیم ہستی کے سامنے ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ: ایک انسان، ناطق ہی سہی بہرحال حیوان بھی ہے، اس لیے اگر خالقِ کائنات کی طرف سے اس کو وہ مشعلیں مہیا نہ کی جاتیں، جن کی روشنی میں انسانیت اور اس کی منزل اس پر روشن ہو سکتی ہے تو اس کے بہیمی تقاضے اسے جانور ہی رکھتے جو کتنے ہی "طبعی اتفاق اور قدرتی توافق" کے مالک ہوتے، بہرحال "کارِ جہاں" چلانے کے لیے قطعاً کافی نہ ہوتے۔ ان کی تعمیر کے دائرہ سے ان کی تخریب کاری کہیں زیادہ رہتی، شاید ان کی ساری تگ و دو، پیٹ کے محور پر ہی گھومتی اور بالکل کولہو کے بیل کی طرح، ساری عمر سفر جاری رکھنے کے باوجود وہاں ہی رہتے جہاں سے وہ کبھی اٹھتے، خدا کے نام پر ہزاروں لات و عزیٰ بھی تلاش کر لیتے لیکن خدا بہرحال انھیں نہ ملتا۔ بہرحال نوعِ انسان کی اٹھان ایک ایسی "ملتِ انسانیہ" کے ساتھ ہوئی تھی جو حق تعالیٰ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پروگرام حیات لے کر اٹھی تھی اور چار دانگ عالم چھا گئی تھی، جزوی اور اکا دکا انفرادی فروگذاشتوں کے سوا باقی ساری ملت ایک "جمعیت" بن کر رہی اور ایک "امت مسلمہ" کے طور پر زندہ رہی۔ جب اس کی اس حیثیت میں زوال آیا تو حق تعالیٰ نے اصلاح حال کے لیے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے تاکہ ان کو حق پر مجتمع رکھیں، ان کے بحر و بر میں انتشار و افتراق کی جو لہریں اٹھنے لگی ہیں ان کو دبا دیں اور حق پر متحد رہنے کی برکات اور افتراق کی جاں گسل مضرت سے ان کو آگاہ کریں۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ (پ ۲ ع ۹) وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا (یونس ع ۲)

قرآن حمید کے اس انکشاف سے واضح ہوتا ہے کہ:

خدا کو بھی "ملت انسانیہ" کی وحدت مطلوب ہے لیکن جب کہ اس کی اساس "اسلامیہ" ہو یعنی اس وحدت کی عمارت "حق" کی بنیادوں پر اٹھائی جائے، کیونکہ نوع انسانی کے لیے دیرپا اور نفع بخش یہی شے ہوتی ہے، باطل، ریت کی اساس ثابت ہوتا ہے، جو خطرے سے خالی نہیں ہوتی۔

كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ (پ ۱۳ - رعد ع ۲)

اس لیے فرمایا: اب "اللہ کی رسی" (کتاب اللہ) کے گرد جمع ہو جاؤ، اس سے ادھر ادھر بھٹکنے سے پرہیز کرو، کیونکہ اس سے پرے آگ ہی آگ ہے، دوزخ کی آگ، خود غرضیوں کی آگ اور غارت گر انسانیت فتنوں کی آگ، جن سے تمہیں پہلے نجات دلائی گئی ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا (پ ۴ - آل عمران ع ۱۱)

یہاں "جمیعا" (سارے) کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی حق سے جو وابستگی نوع انسانی کے لیے رحمتوں اور برکات کا موجب ہوتی ہے وہ صرف وہی ہوتی ہے، جو اجتماعی حیثیت سے ہوتی ہے، انفرادی وابستگی کی برکات کا دائرہ بھی افراد تک ہی محدود رہتا ہے، بسا اوقات اجتماعی بے تعلقی کی نحوست کی وجہ سے افراد بھی ان فیوض و برکات سے محروم رہتے ہیں جو ان کا حصہ ہو سکتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحدت کے لیے "حق" اور جو بھی بنیاد مہیا کی جا سکتی ہے، وہ فرد واحد یا ایک ٹولہ کے وہ نجی اغراض ہو سکتے ہیں جن کی قدریں عموماً بدلتی رہتی ہیں اور محدود اور عارضی مصالح ہونے کی بنا پر ان سے صرف محدود اور شاطر طبقہ ہی محظوظ ہوتا ہے، دوسرا صرف موہوم امیدوں کے سہارے جیتا ہے یا سبز باغ دکھانے والوں کے لاروں پر ــــ بہرحال ان سے "نوعِ انسانی کی حیثیت" سے پوری ملت انسانی کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، جتنی ہوتی ہے اس کی حیثیت صرف سراب کی ہوتی ہے اور بس۔

کسی آمر کو شکست دینے کے لیے اگر آمریت کے بجائے اس کی ذات ہے تو بھی غلط ہے اگر آمریت ہے لیکن پوری اپوزیشن یا قوم اس سلسلے میں متفق نہیں ہے تو بھی ناکامی کی شکل ہے۔

قرآن کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ:۔

نوعِ انسان کو وحدت کا حامل ہونا چاہیے لیکن بھلے انسانوں کی طرح اور بھلے مقاصد کے لیے ڈاکوؤں اور چوروں کی جمعیت کتنی ہی مستحکم ہو قابل رشک نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے نیک توقعات قائم کی جا سکتی ہیں۔

قرآن نے اسی حقیقت کو یوں بیان کیا ہے:۔

إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ۔ وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ (پ ۱۷۔ انبیاء ع ۶)

حق تعالیٰ فرماتے ہیں: ان کے باہمی اختلافات، اندرونی انتشار اور افتراق کا فیصلہ اس حق کے مطابق کریں جو ہم نے نازل کیا ہے، ان کی اکثریت یا بااثر اقلیت کی خواہشات کے مطابق ان کی اصلاحِ حال کی کوشش نہ کیجیے، کیونکہ یہ انداز مزید فتنوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔

أَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ (پ ۶۔ مائدہ ع ۷)

اگر وہ لوگ اس پالیسی سے اتفاق نہیں کرتے تو پھر وہ جانیں، کوئی آفت ہی ان کی آنکھیں کھولے گی۔

فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ (پ ۶۔ مائدہ ع ۷)

تمہیں حق کا دامن تھام کر رہنا چاہیے، اس سلسلے میں اختلاف کیا تو تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، حق کے سوا اور جس بھی "نعرہ" کو اپنے اتحاد کی بنیاد بنا دگے وہ مؤثر ثابت نہیں ہو گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا (پ ۱۰ - الانفال ع ۶)

جو لوگ اس اساس حق کے سوا اتحاد کر کے پھولے نہیں سماتے وہ نادان نہیں سمجھتے کہ وہ اور کسی گھیرے میں گھرنے والے ہیں۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ (پ ۱۰ - انفال ع ۶)

"وحدت ملی" کا تصور جتنا دلچسپ اور دلفریب ہے، اتنا بڑے ایثار کا طالب بھی ہے۔ اس کے لیے خود محنت کرنا ہو گی، یہ ملت بنی بنائی نہیں ملا کرتی، ہاں جو لوگ اس سے ہمکنار ہو جاتے ہیں وہ رحمتوں سے بھی ہم آغوش ہو جاتے ہیں۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۙ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ (پ ۱۲ - هود ع ۱۰)

اس اختلاف سے نکال کر ملی وحدت سے ہم آغوش کرنے کے لیے ضروری ہے کہ، انداز حکیمانہ اور مشفقانہ ہو، ایسا نہ ہو کہ پہلے انھیں گالیاں دی جائیں پھر انھیں دوستی کے لیے دعوت دی جائے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (پ ۱۴ - النحل ع ۱۶)

حق ایک ایسی شے ہے، جس سے فطری طور پر تو کسی کو بھی چڑ نہیں ہو سکتی، لیکن اس سے وہ لوگ ضرور انحراف کرتے ہیں، جو باہم کدورت رکھتے ہیں، اس لیے ایک کے آجانے پر دوسرا دوسری راہ اختیار کر لیتا ہے اگر علاج کرنا ہے تو بس اسی خود غرضی اور باہمی عداوت کا کیجیے۔

وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ (پ ۲ - بقرہ ع ۲۶)

جو لوگ حق کے لیے باہمی منافرت سے بالاتر ہو کر ملت کی یکسوئی اور وحدت کے لیے متحد ہو جاتے ہیں، وہی صراط مستقیم بھی پا لیتے ہیں۔

فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (پ ۲ - بقرہ ع ۲۶)

ملت انسانیہ کی اس وحدت کا ظہور اسلام کے اصولوں کے مطابق ممکن ہے، اس لیے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملتِ اسلامیہ اس امر کی مکلف ہے کہ وہ خود بھی متحد رہے اور پوری نوعِ انسانی کو اس دائرہ میں جذب کرنے کی کوشش کرے۔ اگر خود انتشار کا شکار ہوگی تو دوسروں کو اس کا درس دینا مشکل ہوگا۔ ہمارے نزدیک اس کی صورت یہ ہے کہ:

تمام عالمِ اسلام کو ایک خلیفۂ واحد کے تحت منظم کیا جائے اور ان تمام مختلف ممالک کا دارالخلافہ مکہ مکرمہ کو قرار دیا جائے اور جتنے جداگانہ جغرافیائی خطے ہیں، ان میں سارے حکمران خود مختار سربراہوں کے بجائے مرکزی حکومت کے نمائندے کی حیثیت سے کام کریں۔ تعدد خلفاء کے جواز کا نظریہ ہمارے نزدیک ملتِ اسلامیہ کو چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کرنے کا باعث ہے بلکہ روحِ اسلام کے بھی خلاف ہے۔ اگر ایک مسلم محض جغرافیائی اور علاقائی اختلاف کی بنا پر منقسم ہو سکتا ہے تو غیر مسلم کو اس حق سے کون روک سکے گا۔ پھر اس کے بعد ملتِ انسانیۂ اسلامیہ کیسے منصۂ شہود پر موجود ہو سکے گی۔

ملی وحدت یعنی ملتِ اسلامیہ کی وحدت دراصل نوعِ انسانی کو ملتِ انسانیہ اسلامیہ سے متشکل کرنے والی ایک نمائندہ جماعت کا مفہوم ہے۔ اس وحدت کو صرف ملتِ اسلامیہ تک محدود رکھنا، اس کا ناقص مفہوم ہے، غرض یہ ہے کہ: سارے انسان ایک مسلم کی حیثیت سے ایک "جمعیت" بن جائیں، یا کم از کم طبقاتی اور فرقہ وارانہ کشمکش سے محفوظ ہو کر ایک قابلِ احترام انسانی برادری میں منسلک ہو جائیں تاکہ ایک دوسرے کو گھورنا چھوڑ دیں۔

علمی جواہرات

تفسیر طبری۔ ابنِ کثیر۔ خازن۔ جامع البیان، درمنثور۔ ابنِ عباس۔ کشاف۔ زاد المسیر جمع الفوائد۔ جامع الصغیر۔ ریاض الصّٰلحین۔ زوائد لابن حبان۔ الترغیب و الترہیب نیل الاوطار۔ فتح الباری۔ تحفۃ الاحوذی۔ عون المعبود۔ صحیح ابن خزیمہ۔ مؤطا امام مالک۔ علوم القرآن۔ تاریخ ابن خلدون وغیرہ۔ آپ اپنی کوئی کتاب بیچنا چاہیں تو ہمیں یاد فرمائیں۔

رحمانیہ دار الکتب۔ امین پور بازار۔ لائلپور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ